منقبت مولا رضاؑ

علیؑ کی مثل شہہِ لافتیٰ امامِ رضاؑ
پیامِ عظمتِ کرب و بلا امامِ رضاؑ
زمانے بھر کا ہے حاجت رَوا امامِ رضاؑ
بشر کی شکل میں خالق نُما امامِ رضاؑ

ہر اِک کمال شہہِ مشرقینؑ جیسا ہے
یہ وہ علیؑ ہے جو بلکل حسینؑ جیسا ہے

دل و نگاہ پہ کرب و بلا کی شاہی ہے
امامؑ کی ہے جو شاہی خدا کی شاہی ہے
علیؑ کی شاہی ہے اور مصطفیٰؐ کی شاہی ہے
تمام شاہوں پہ مولا رضاؑ کی شاہی ہے

زمیں سے عرش تلک اپنا راج رکھتا ہے
یہ اپنے قدموں تلے تخت و تاج رکھتا ہے

یہی تو دینِ خدا کو غرور دیتا ہے
کمال یہ کہ کمالِ شعور دیتا ہے
سکون دل کو نگاہوں کو نور دیتا ہے
جو اِس سے مانگو خدا وہ ضرور دیتا ہے

علیؑ ہے دستِ خدا دستِ مرتضیٰؑ ہے یہی
لقب رضاؑ ہے کہ اللہ کی رضا ہے یہی

شعاعِ نورِ شہہِ مشرقینؑ ہے یہ بھی
جنابِ زہراؑ کی آنکھوں کا چین ہے یہ بھی
خدا کے دین کی سب زیب و زین ہے یہ بھی
نگاہِ عشق سے دیکھو حسینؑ ہے یہ بھی

اِس انتہا پہ خدا کی رضا گزرتی ہے
اِسی کے دَر سے رہِ کربلا گزرتی ہے

یہ در وہ در ہے کہ جو انتہا میں کُھلتا ہے
یہی وہ در ہے جو رب کی رضا میں کُھلتا ہے
کبھی نجف کبھی شہرِ بقا میں کُھلتا ہے
درِ امامِ رضاؑ کربلا میں کُھلتا ہے

وہ جس نے روضہِ سرکار کی طرف دیکھا
قسم خدا کی خراسان میں نجف دیکھا

یہی معین ہے سب درد و غم کے ماروں کا
یہی سہارا ہے دنیا کے بے سہاروں کا
درِ قرار ہے یہ سارے بے قراروں کا
یہی ہے کعبہ فلک کے سبھی ستاروں کا

عظیم در ہے یہی اعتراف کرتے ہیں
اِسی کے در کا فرشتے طواف کرتے ہیں

ہر ایک گُل میں اِسی گُل بدن کی ہے خوشبو
اِسی کا نورِ منور ہے دہر میں ہر سُو
حیات و موت پہ بھی بس اِسی کا ہے قابو
اِسی لئے اِسے کہتے ہیں ضامنِ آہو

رضاؑ کی ذات میں کارِ ہنر بتولؑ کا ہے
ہے یہ کریم کہ یہ بھی پسر بتولؑ کا ہے

حسنؑ، حسینؑ کے ہی سب جمال ہیں اِس میں
رسولِ پاکؐ کے سارے کمال ہیں اِس میں
جو آیتوں میں ہیں وہ سب خیال ہیں اِس میں
علی ولیؑ کے سبھی خد و خال ہیں اِس میں

ہر ایک دل کو اِسی در پہ چین آتا ہے
یہ در وہ در ہے جہاں خود حسینؑ آتا ہے

یہ میرے لب پہ جو حمد و ثنا ہے نور علیؑ
درِ امامِ رضاؑ کی عطا ہے نور علیؑ
کرم رضاؑ کا ہے دل میں وِلا ہے نور علیؑ
مرے لبوں پہ یہی اِک دعا ہے نور علیؑ

زمیں پہ رہتے ہوئے آسماں ملے مجھ کو
دیارِ مولا رضاؑ میں مکاں ملے مجھ کو

شاعر باب الحوائج نور علی نورؔ